کے حالات سے خوب باخبر ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ زکوٰۃ کا کون مستحق ہے اور کون غیر مستحق ہے۔ وہ اپنی شریعت میں حکمت والا ہے۔ وہ ہر چیز کو اس کے مناسب اور موزوں مقام پر رکھتا ہے اگرچہ لوگ اس کے فلسفہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس لیے بندوں کو چاہیے کہ اس کی شریعت پر اطمینان کا اظہار کریں اور اس کا حکم بلا چون و چرا تسلیم کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اپنے دین کو سمجھنے کی توفیق بخشے اور معاملات میں صداقت پر قائم رکھے اور جو کام اس کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہوں ان میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی توفیق عنایت کرے اور ناراضگی کے اسباب سے بچائے۔ وہ دعا سننے اور قبول کرنے والا ہے۔

وصلی اللہ علیٰ عبدہٖ و رسولہ محمد و آلہ و صحبہ۔

(۹) غوث قطب ابدال

ایک فرضی چیز جو ہند و پاکستان میں عام ہو گئی

جس مدرسہ کو دیکھو مدرسہ غوثیہ جس مسجد کو دیکھو مسجد غوثیہ لکھا ہوتا ہے۔

محدثین کی تحقیق:

احادیث اقطاب اغواث ابدال کلہا باطل؟

۱۔ المنار المنیف فی الصحیح والضعیف لابن قیم ص

۲۔ موضوعات کبیر للملا علی قاری ص

۳۔ اسنی المطالب فی احادیث مختلفۃ المراتب ص لابن درویش بیروتی

"ابن قیمؒ، ملا علی قاریؒ اور بیروتیؒ کہتے ہیں کہ قطب، غوث، بدل والی جملہ احادیث محدثین کے نزدیک باطل ہیں!"

سیوطی جیسے حاطب اللیل اور کھوجی کو صرف ایک اثر ملا ہے۔ جس کی سند صرف کنانی تک جاکر ختم ہو جاتی ہے جو تیسری صدی کا آدمی ہے:۔

نا علی بن عبد اللہ بن جھضم الھمدانی بمکۃ حدثنا عبید اللہ بن محمد العبسی قال سمعت الکنانی یقول النُقبا ثلاث مائۃ والنُجبا سبعون والبدلا اربعون والاخیار سبعۃ والعمد اربعۃ والغوث واحد فمسکن النقباء المغرب و مسکن النجباء مصر و مسکن الابدال الشام والاخیار سیاحون فی الارض والعمد فی زوایا الارض ومسکن غوث فی مکۃ فاذا عرضت الحاجۃ من امر العامۃ ابتہل فیہا النقباء ثم النجباء

ثم الابدال ثم الاخیار ثم العمد فان اجیبوا والا ابتهل الغوث فلا تتم ساعة حتی تجاب دعوته (تاریخ دمشق لابن عساکر جلد اول ص۲۸۷-۲۸۸)

یعنی جب تم کو امور عامہ میں کوئی مشکل درپیش ہو پہلے نقیب کے پاس جاؤ اس کے بعد بدلا کے پاس پھر اخیار کے پاس پھر عمد کے پاس جاؤ اگر وہاں بھی کام نہ بنے تو غوث کے پاس جاؤ اور غوث مکہ میں ہوتا ہے بس یہی ایک اثر ہے جس سے ہندوپاکستان کے لوگوں نے شیخ عبد القادر جیلانی کو غوث الاعظم بنا رکھا ہے - ایک بات بڑے مزے کی اس روایت میں یہ ہے کہ غوث مکہ میں ہوتا ہے پھر بغداد میں تو غوث نہ ہوا - کیونکہ عراق فتنہ کی جگہ آنحضرت صلعم نے تبلائی ہے مزید براں اس روایت میں ایک راوی علی بن عبداللہ بن جہضم کے متعلق اسماء الرجال والے کیا کہتے ہیں یہ بھی سنیے -

علی بن عبد اللہ بن جہضم الزاهد ابو الحسن شیخ الصوفیة بحرم مکة مصنف کتاب بهجة الاسرار متهم بوضع الحدیث قال ابن خیرون تکلم فیه قال وقیل انه یکذب وقال غیره اتهموه بوضع صلاة الرغائب (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ او لسان المیزان جلد ۴ ص۲۳۸)

ترجمہ: علی بن عبداللہ بن جہضم الزاہد ابو الحسن حرم مکہ میں صوفیاء کا شیخ کتاب بہجۃ الاسرار کا مصنف احادیث وضع کرنے میں متہم ہے - ابن خیرون کہتے ہیں متکلم فیہ ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ جھوٹ بیان کرتا ہے - دیگروں کے نزدیک اس پر صلوۃ الرغائب کی حدیث وضع کرنے کا الزام ہے -

(ب) [شیخ عبد القادر جیلانی کے نام کی گیارھویں جس میں یاشیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کے وظائف اور ان کی امداد کی درخواستیں ہوتی ہیں] - قبل ازیں ہم نے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو غوث نہیں بنایا -

علامہ ابن جوزیؒ جو ان کے زمانہ ہی میں بغداد میں ہوئے انھوں نے اپنی کتاب المنتظم فی تاریخ الامم میں شیخ جیلانی کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی کسی کرامت کا ذکر نہیں کیا -

نیز النجوم الظاہرہ فی ملوک مصر والقاہرہ لابن تغری بردی حنفی المتوفی ۸۷۴ھ جلد ۶ ص۱۴۲ اور الذیل علی الروضتین ص۱۲ میں ابوشامہ دمشقی نے اور شذرات الذہب جلد ۴ ص۳۱۲، ۲۱۴ میں ابن عماد الحنبلی نے ذکر کیا ہے کہ وزیر ابو المظفر جلال الدین عبید اللہ بن یونس نے ان کی قبر اکھیڑ دی تھی

اور نعش کی ہڈیاں دریائے دجلہ میں پھینک دی تھیں۔ تو جو شخص اپنی نعش کی حفاظت نہ کر سکا وہ دوسروں کی کیا حفاظت کرے گا؟

یار لوگوں نے ایک کتاب لکھ دی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کا درجہ نبیوں اور صحابہ سے افضل ہے اور یہ کہ اللہ نے کوئی نبی یا ولی ایسا پیدا نہیں کیا جو کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی قبر پر حاضری نہ دیتا ہو (تحقیق الاولیاء فی شان سلطان الاصفیاء)

نذر نیاز غیر اللہ کے متعلق فقہ حنفی کا فیصلہ۔ واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراھم والشمع والزیت الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل حرام۔

جان لیجیے کہ اکثر لوگوں کی طرف سے مردوں کو جو نذر و نیاز پیش کی جاتی ہے۔ نیز تقرب کے پیش نظر اولیائے کرام کی قبروں پر جو نقدی، چراغ یا تیل وغیرہ وصول کیا جاتا ہے یہ بالاجماع باطل اور حرام ہے۔

۱۔ درمختار فقہ حنفی ص۹۶ طبع نولکشور لکھنؤ۔

۲۔ فتاوی شامی جلد ۲ صفحہ ۴۳۹ طبع مصر۔

۳۔ طحطاوی علیٰ درمختار جلد اول ص۵۵ مطبوعہ کلکتہ۔

اور طحطاوی علیٰ درمختار جلد ثانی ص۴۹۲ طبع مصر میں ہے ؎

من قال شیئ للہ یعض یکفر ویخشیٰ علیہ الکفر بعض یقرد

نیز غایۃ الاوطار شرح درمختار جلد ۲ ص۵۲۱ میں بھی ایسا ہی آیا ہے۔

نیز علامہ عبدالحی فرنگی محلی نے بھی مجموعہ فتاویٰ جلد اول ص۲۶۴ میں اسی طرح لکھا ہے۔

نیز ارشاد الطالبین ص۲ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

بلاغ المبین شاہ ولی اللہ ص۶۳ و تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ ص۴۵

نیز کتاب الزہد ص۱ و حلیۃ الاولیاء لابی نعیم اصبہانی میں ہے کہ ایک مکھی کے چڑھاوے کی وجہ سے ایک آدمی جہنم میں چلا گیا تھا۔

ملا علی قاری نے موضوعات کبیر میں لکھا ہے۔

ومن مفتریات المشیعۃ الشنعۃ ناد علیا مظہر العجائب والغرائب۔

اور جو شیعوں نے بدترین افترا کیا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عجائب و غرائب کا اظہار کرنے والے علی کو پکارنے کا وظیفہ کرو۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے اس وظیفہ کی ہر مشکل حل کرنے کے لئے بڑی تعریف کی ہے مگر ملا علی قاری اسے افترا کہتے ہیں۔

شاہ عبد العزیز فتاویٰ عزیزی جلد اول ص ۸۹ میں لکھتے ہیں۔

استمداد از اموات خواہ نزدیک قبور باشد یا غائبانہ بے شبہ بدعت است در زمان صحابہ و تابعین نبود (فتاویٰ عزیزیہ جلد ۱ ص ۸۹)

نیز فقہ حنفی فتح القدیر شرح ہدایہ جلد ۴ ص ۱۰۱ و شرح عنایہ علی الہدایہ ج ۴ صفحہ ۱۰۱ و شامی وغیرہ باب الیمین فی الضرب والقتل وغیرہ باب دیکھو صاف مردوں کے سننے کا انکار ہے۔

من قال ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر ومن ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون الله واعتقد بذلک یکفر (بحر الرائق جلد ۵ ص ۱۲۹ و شامی جلد ۳ ص ۱۷۵ و فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۶ و مجمع البحار جلد ۳ ص ۷۳ تالیف علامہ طاہر فتنی)

جو شخص یہ کہے کہ مشائخ کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اس نے کفر کی بات کہی ہے اور جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ کے سوا کوئی میت امور میں متصرف ہے اور وہ اس کا عقیدہ بھی رکھے تو وہ کافر ہے۔

(مولوی) محمد شفیع لاہور

ھِدَایَةُ المُستَفِید

کے بارے میں المملکۃ العربیۃ السعودیہ کے محکمہ دار البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد کی رپورٹ۔

"مترجم نے اس کتاب کو نہایت محنت اور کاوش سے آسان اور عام فہم اسلوب میں اردو کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔ ترجمہ میں کسی قسم کا کوئی سقم باقی نہیں۔"

ھدایۃ المستفید، شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب کی کتاب التوحید کی شرح (فتح المجید) کا اردو ترجمہ ہے جسے دنیا بھر میں پہلی بار انصار السنۃ المحمدیۃ پاکستان کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ھدایۃ المستفید کا مطالعہ شرک و بدعت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں روشنی کا مینار ثابت ہوگا ان شاء اللہ۔ ہدایۃ المستفید ۹۲ کتب حدیث و تفسیر کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ ایک ہزار سات سو چالیس صفحات پر مشتمل یہ کتاب سعودی کلچر آفس لاہور سے مفت حاصل کی جا سکتی ہے۔ **انصار السنۃ المحمدیۃ لاہور پاکستان**